۳۲واں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 21 دسمبر 2011

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مسئلہ

*1170: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصور اور لاہور میں بالخصوص اور دیگر شہروں میں بالعموم شہریوں کو بدعنوان قصابوں کے مذموم دھندے کے باعث مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کیا جا رہا ہے جس سے عوام میں انتہائی مہلک امراض پیدا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آج سے تقریباً 30 سال قبل بنائے گئے Pure Food Ordinance میں کوئی مؤثر Mechanism موجود نہیں جس کے تحت اشیائے خوردو نوش میں ملاوٹ کو روکا جاسکے اور مردہ جانوروں کے گوشت فروخت کرنے پر کوئی سزا مقرر ہو کیا حکومت مردہ جانوروں کا گوشت فروخت کرنے والوں کے لئے سزائے موت تجویز کرنے کو تیار ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس جرم کی سنگینی کے پیش نظر ذمہ دار افراد کو کڑی سزا دینے کے لئے قانون ہذا میں جلد از جلد ترمیم کرنے کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ کو چیک کرنے والے سرکاری اہلکاروں کو بھی فرائض سے غفلت کی بناپر قصوروار ٹھہراکران کے لئے سزا تجویز کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 28 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ مردہ اور بیمار جانوروں کے کھانے سے انسانوں میں مختلف انواع کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔

تاہم مذبح خانوں کی جانچ پڑتال محکمہ لائیوسٹاک کے ذمہ ہے۔

(ب) Pure Food Ordinance 1960ء میں لاگو کیا گیا۔ جس کے تحت Pure Food Rules,1965 متعارف کروائے گئے جن کے تحت اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف سزائیں مقرر ہیں تاہم یہ قوانین صرف Prepared Food Items میں ملاوٹ کرنے والوں کے بارے میں ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب، محکمہ صحت نے حال ہی میں Pure Food Rules,1965 میں ضروری ترامیم لاکر" Punjab Pure Food Rules,2007" متعارف کروائے ہیں اور پنجاب بھر میں یہ قوانین نافذ العمل ہیں۔

(د) اگر کوئی سرکاری اہلکار اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے خلاف جرم ثابت ہونے پر سزا کا باقاعدہ نظام وطریقہ کا قانون میں موجود ہے اور ان کے خلاف PEEDA ایکٹ کے تحت قانونی، محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 دسمبر 2011)

پنجاب ہیلتھ سیکٹرز ریفارمز پروگرام کے فنڈز اور اخراجات کی تفصیل

*2278: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کب شروع کیا گیا؟

(ب) اس پروگرام کے تحت سال 07-2006، 08-2007 اور 09-2008 میں کتنی رقم سالانہ مختص کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنے بی ایچ یو، آر ایچ سی اور ہسپتالوں کی عمارات تعمیر کی گئیں اور ان پر کتنی رقم سالانہ خرچ ہوئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سے طبی آلات خرید کئے گئے؟

(ہ) کتنی رقم اس پروگرام کے انچارج کی تنخواہ، ٹی اے/ڈی اے اور گاڑیوں پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 27 نومبر 2008 تاریخ ترسیل یکم جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) 05-2004 میں ضلعی حکومتوں کو پنجاب ہیلتھ سیکٹر ریفارمز کے تحت فنڈز بھیج دیئے گئے تھے۔ اس پروگرام کے تحت پروگرام مینجمنٹ یونٹ اپریل 2006 میں شروع کیا گیا۔

(ب) 2006 سے 2009 تک مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال 05-2004 میں BHUs اور RHCs کی مرمت اور تزئین پر 700 ملین روپے مختص کئے گئے۔

سال 06-2005 میں BHUs اور RHCs کی مرمت اور تزئین پر 500 ملین روپے مختص کیے گئے۔

سال 07-2006 میں BHUs اور RHCs کی مرمت اور تزئین پر 900 ملین روپے، PHSRP الاؤنس کیلئے 1056 ملین روپے جبکہ نئی سیٹوں کے اجراء کیلئے تنخواہ کی مد میں 1331 ملین روپے مختص کئے گئے۔

سال 08-2007 میں BHUs اور RHCs کی مرمت اور تزئین پر 2000 ملین روپے جبکہ طبی آلات کی مرمت اور خریداری کیلئے 100.8 ملین روپے مختص کیے گئے۔

PHSRP الاؤنس اور نئی سیٹوں کے اجراء کے لئے تنخواہیں ضلعی حکومتیں دے رہی ہیں۔

سال 09-2008 میں BHUs اور RHCs کی مرمت تزئین پر 154 ملین روپے جبکہ طبی آلات کی مرمت اور خریداری کیلئے 500 ملین روپے مختص کئے گئے PHSRP الاؤنس اور نئی سیٹوں کے اجراء کے لئے تنخواہیں ضلعی حکومتیں دے رہی ہیں۔

800 ملین کالجز کیلئے NLC کو منتقل کئے گئے ہیں۔ منظوری ہو چکی ہے جبکہ فنڈز ابھی تک جاری نہیں ہوئے۔

(ج) کوئی نئی عمارت تعمیر نہیں کی گئی ہے۔ 31 دسمبر 2008 تک بنیادی مراکز صحت کی مرمت و تزئین کا کام، 293 دیہی مراکز صحت اور 781 بنیادی مراکز صحت پر جاری ہے جس میں سے 312 بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت پر کام مکمل ہو چکا ہے اور اب تک 2815 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(د) ابھی تک کوئی طبی آلات نہیں خریدے گئے تاہم 100.08 ملین روپے طبی آلات کی مرمت کیلئے تمام اضلاع کو دیئے گئے نیز 09-2008 میں نئے طبی آلات کی خریداری کیلئے 500 ملین روپے کی منظوری ہو چکی ہے۔ محکمہ خزانہ عنقریب فنڈز جاری کر دے گا۔

(ہ) اپریل 2006 تا دسمبر 2008 اب تک تمام پروگرام انچارجز کی تنخواہ -/3312182 روپے ہے اور پروگرام انچارج کے زیر استعمال ایک گاڑی ہے جس کی قیمت خرید -/9,79,000 روپے تھی اور جس کا اب تک پٹرول کا خرچ -/3,00,376 روپے اور گاڑی کی مرمت کا خرچ -/84,770 روپے ہے۔ TA/DA کی مد میں -/17,780 روپے خرچ ہوئے۔

دسمبر 2008 تک موجودہ پروگرام انچارج کی تنخواہ -/5,16,490 روپے ادا کی گئی۔ پٹرول کا خرچ -/77,537 روپے اور گاڑی کی مرمت کا خرچ -/6280 روپے جبکہ TA/DA کی مد میں -/625 روپے خرچ ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

محکمہ صحت میں ڈی جی اور ڈائریکٹرز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2279: جناب محمد نوید انجم: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ ہذا میں ڈائریکٹر جنرل اور ڈائریکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی اور کس کس گریڈ اور شعبہ جات کی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تجربہ، تعلیمی قابلیت اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان اسامیوں پر تعینات آفیسرز کے نام، ولدیت، ڈومی سائل، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بیان کریں؟

(د) ان میں سے کتنے آفیسرز مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تجربہ اور گریڈ کے حامل ہیں اور کون کون سے ان ریکوائرمنٹ پر پورا نہیں اترتے؟

(ہ) کیا حکومت متعلقہ تعلیمی قابلیت، عہدہ اور گریڈ کے حامل افراد کی تعیناتی ان اسامیوں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 4 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل یکم جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) محکمہ صحت میں ڈائریکٹر جنرل کی ایک اور دیگر ڈائریکٹرز کی کل 8 اسامیاں ہیں ، گریڈ اور شعبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ تمام اسامیوں کیلئے MBBS,DPH/PHA/MPH اور بطور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ / ڈی ایچ او / ای ڈی او ہیلتھ کام کرنے کا تجربہ جبکہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز ڈینٹل کیلئے بی ڈی ایس بمعہ پوسٹ گریجویشن ہے۔

(ج) ان اسامیوں پر تعینات آفیسرز کے نام، ولدیت، ڈومیسائل، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان تمام اسامیوں پر مطلوبہ قابلیت، تجربہ اور گریڈ کے حامل افسران تعینات ہیں اور مطلوبہ ریکوائرمنٹ پر پورا اترتے ہیں۔

(ہ) تمام اسامیوں پر متعلقہ تعلیمی قابلیت، عہدہ اور گریڈ کے حامل افراد کو تعینات کیا گیا ہے اور کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)

پنجاب میں ڈی جی نرسنگ کی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***2509: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کا عہدہ کب سے خالی ہے؟

(ب) پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کی کل کتنی اسامیاں ہیں؟

(ج) پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کے عہدے کو کونسی اتھارٹی پر کرتی ہے؟

(د) پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کے لئے کتنی تعلیم و تجربہ ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے؟

(تاریخ وصولی 2 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 3 مارچ 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کی پوسٹ خالی نہ ہے بلکہ مسز منور سلطانہ بطور ڈائریکٹر جنرل نرسنگ تعینات ہے اور اپنے فرائض ادا کر رہی ہے۔

(ب) پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کی صرف ایک ہی پوسٹ ہے۔

(ج) ڈائریکٹر جنرل نرسنگ کی پوسٹنگ اتھارٹی جناب وزیر اعلیٰ پنجاب ہے۔

(د) ڈی۔ جی۔ نرسنگ کی اسامی گریڈ 20 کی ہے اور موجودہ ڈی۔ جی نرسنگ گریڈ 20 میں ہے۔ تعلیمی قابلیت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رجسٹرڈ نرس + ڈپلومہ ان وارڈ اینڈ ٹیچنگ ایڈ منسٹریشن + بی ایس سی

تجربہ:۔ ڈی۔ جی نرسنگ کی پوسٹ کیلئے گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے گریڈ میں کم از کم سترہ سال تجربہ کی حامل (ڈپٹی ڈائریکٹر نرسنگ، ڈپٹی چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ، پرنسپل نرسنگ سکول) کو پروموشن دے کر ڈی۔ جی۔ نرسنگ تعینات کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)

ٹوبہ ٹیک سنگھ پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کی تفصیلات

***2512: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کے لئے حکومت کی طرف سے کتنی گرانٹ منظور ہوئی؟

(ب) پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کب شروع کی گئی نیز اس کی تکمیل کی حتمی تاریخ کیا تھی؟

(ج) پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا؟

(د) سال 2007 تک پیر محل سول ہسپتال کا کتنا کام مکمل ہوا اور کتنا ابھی باقی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ نے پیر محل ہسپتال کی تعمیر کو غیر تسلی بخش قرار دیا ہے؟

(تاریخ وصولی 2 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 3 مارچ 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کیلئے 13.097 ملین روپے کی رقم منظور ہوئی ہے۔

(ب) اس کی تعمیر 06-1-19 کو شروع ہوئی اور مکمل ہونے کی حتمی تاریخ 07-4-15 تھی۔

(ج) پیر محل سول ہسپتال کی تعمیر کا ٹھیکہ گورنمنٹ کنٹریکٹر محمد مشتاق باجوہ کو دیا گیا ہے۔

(د) سول ہسپتال پیر محل کا تمام کام مکمل ہو گیا ہے اور یہ ہسپتال محکمہ ہیلتھ کے حوالے / ہینڈاوور کر دیا گیا ہے۔

(ہ) انتظامیہ کی طرف سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اور محکمہ صحت نے تسلی بخش قرار دے کر اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 دسمبر 2011)

کھانے پینے کی اشیاء میں رنگوں کے استعمال کی تفصیلات

***2519: محترمہ عارفہ خالد پرویز:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا جن کھانے پینے کی اشیا میں رنگوں کا استعمال کیا جاتا ہے ان کو چیک کرنے کا حکومت پنجاب کو اختیار ہے، اگر ہاں تو طریقہ کار کے متعلق وضاحت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) جن رنگوں کا استعمال کھانے پینے کی اشیا میں کیا جاتا ہے وہ کیسے ہونے چاہئیں اور جو مضر صحت ہیں، ان کے بارے میں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 2 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 3 مارچ 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960ء کے سیکشن 15 کے تحت لوکل اتھارٹی عوام تک ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک کی فراہمی کو یقینی بنانے کی ذمہ دار ہے، (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اس مقصد کیلئے تمام قواعد وضوابط پیور فوڈ آرڈیننس 1960ء میں موجود ہیں۔ اس

آرڈیننس کے مطابق EDO(H) بطور لوکل اتھارٹی فوڈ لائسنس کے اجراء کا مجاز ہے لائسنس کے بغیر کوئی کاروبار یا فوڈ فروخت نہ ہو سکتی ہے۔

(ب) مزید برآں محکمہ صحت کے ضلعی اور تحصیل سطح پر EDO(Health) اور Do(Health) اپنے علاقے میں مکمل طور پر باقاعدگی سے اپنے فوڈ سکواڈ کے ساتھ چیکنگ کرتے ہیں۔ Edible colors کے استعمال کا باقاعدہ قانون ہے جس پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے جس کی تفصیل وتشریح پیور فوڈ رولز 2007 میں کر دی گئی ہے۔ اگر خوراک میں Recommended colors نہ پائے جائیں تو قانون کے مطابق لوکل اتھارٹی کیس متعلقہ عدالتوں میں بھجوا دیتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)

انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور اغراض ومقاصد ودیگر تفصیلات

*2999: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور کب قائم ہوا، اس کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ج) کتنی کب سے خالی ہیں؟

(د) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 3 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 9 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور 1949ء میں قائم ہوا اس کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

(i) بذریعہ تعلیم، تحقیق اور تکنیکی مشاورت لوگوں کی صحت کے معیار کو بہتر بنانا۔

(ii) ہیلتھ پالیسی بنانے اور عمل درآمد میں مدد دینا۔

(iii) ملکی اور بین الاقوامی سطح پر پبلک ہیلتھ کی ترقی میں سنٹر آف ایکسی لینسی کا رول۔

(iv) تعلیمی سرگرمیاں:۔ جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) IPH لاہور میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
i	پروفیسرز	9
ii	ایسوسی ایٹ پروفیسرز	8
iii	اسسٹنٹ پروفیسرز	12

(ج) آئی پی ایچ لاہور میں خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد
i	پروفیسرز	7
ii	ایسوسی ایٹ پروفیسرز	2
iii	اسسٹنٹ پروفیسرز	5

تفصیل تتمہ "ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل "ج"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2010)

ملتان میں ٹیسٹنگ لیبارٹری کے کام کرنے کی تفصیلات

*3409: چودھری محمد اسد اللہ : کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں صرف ایک ڈرگ ٹیسٹنگ (Testing) لیبارٹری لاہور میں کام کر رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ایک اور لیبارٹری ملتان میں قائم کرنے کی منظوری 1998 میں دی تھی؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ملتان کی ٹیسٹنگ لیبارٹری نے کام شروع کر دیا ہے، اگر ہاں تو کب اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت دو ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کام کر رہی ہیں۔

(i) ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری لاہور۔

(ii) ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ملتان۔

پنجاب کے تمام اضلاع سے ادویات کے نمونہ جات تجزیہ کیلئے درج بالا لیبارٹریوں کو بھجوائے جاتے ہیں۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ حکومت نے ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ملتان کے قیام کی منظوری 1998 میں دی تھی۔

(ج) ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ملتان نے مورخہ 09-01-1 سے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے اور یہ لیبارٹری ملتان، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور ڈویژن کے اضلاع سے موصول ہونے والی ادویات کے سیمپلز کا تجزیہ کر رہی ہے۔ یکم جنوری 2009 سے 16 جولائی 2009 تک 7084 نمونہ جات ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ملتان میں موصول ہوئے۔ 6706 نمونہ جات ٹیسٹ کئے گئے جن میں سے 9 جعلی اور 176 غیر معیاری پائے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

لاہور کے ہسپتالوں میں رات کی ڈیوٹی کرنے والی نرسز کو الاؤنس دینے کا مسئلہ

*3410: چودھری محمد اسد اللہ : کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور کی سٹاف نرسز جو رات کی ڈیوٹی سر انجام دیتی ہیں کو اضافی الاؤنس دیا جا رہا ہے، اگر ہاں تو کتنا اور کب سے دیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ الاؤنس تمام رات تقریباً 12 گھنٹے ڈیوٹی آنے پر دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کے تمام ہسپتالوں میں رات کی ڈیوٹی 12 گھنٹے لی جاتی ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام ہسپتالوں کی سٹاف نرسز جو کہ رات کی ڈیوٹی دیتی ہیں کو بھی اضافی الاؤنس دینے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، لاہور جنرل ہسپتال، لاہور بحوالہ چٹھی نمبری 36628 بتاریخ 09-07-9 کے مطابق لاہور جنرل ہسپتال لاہور کی ان تمام چارج نرسز جو کہ رات کی ڈیوٹی سر انجام دیتی ہیں ان کو مبلغ 50 روپے یومیہ اضافی الاؤنس یکم نومبر 2003 سے 31 جولائی 2004ء تک دیا گیا تھا جو کہ بعد ازاں اضافی بجٹ نہ ملنے کی بنا پر بند کر دیا گیا ہے۔

(ب) لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں مبلغ 50 روپے یومیہ اضافی الاؤنس دیا جاتا تھا جبکہ باقی ہسپتالوں میں اس کی روایت نہ ہے۔

(ج) جی ہاں!

(د) چونکہ سٹاف نرسز کی ڈیوٹی کی شفٹ ہر ماہ تبدیل ہوتی ہے اور نائٹ ڈیوٹی تمام سٹاف نرسز کو Rotation میں کرنا ہوتی ہے جس سے کسی خاص گروپ کی حق تلفی نہ ہوتی ہے اور چونکہ LGH میں یہ عارضی طور پر جاری کردہ الاؤنس ختم کر دیا گیا ہے لہذا اس کے جاری کئے جانے کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

لاہور۔ہاسپیٹل ویسٹ کی فروخت / دوبارہ استعمال کا معاملہ

*3686: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں اکثر ہسپتال Waste کو یا تو فروخت کر رہے ہیں یا دوبارہ استعمال میں لا رہے ہیں حالانکہ یہ غیر قانونی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو جو ہسپتال اس مذموم دھندا میں ملوث ہیں ان کے خلاف حکومت کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2009 تاریخ ترسیل 28 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ ہسپتالوں کا کوڑا کرکٹ، خراب و بیکار ادویات اور طبی آلات کو غیر محفوظ اور غلط طریقہ سے ضائع کیا جاتا ہے یا دوبارہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ صحت Pakistan Environmental Protection Act1997(xxxiv of 1997) پر سختی سے عمل پیرا ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جس کے تحت حکومت پاکستان نے Hospital Waste Management Rules,2005 بنائے جس کی روشنی میں محکمہ صحت نے ہسپتالوں کی باقاعدہ کمیٹیاں تشکیل دے رکھی ہیں یہ Hospital Waste Management Committees ہسپتال کے کوڑا کرکٹ کی مناسب تلفی کیلئے سخت اقدامات اور مانیٹرنگ کرتی ہیں۔ Hospital Waste کی مناسب طریقے سے تلفی کے بارے میں اہم اقدامات اٹھا

رکھے ہیں اوراس ضمن میں وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جاتی ہیں (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کے تعاون سے 19 ضلعی ہسپتالوں میں ہسپتال ویسٹ کے incinerator مہیا کئے ہیں اور ویسٹ اکٹھا کرنے اوراس سے متعلقہ سامان ہسپتالوں کو مہیا کیا گیا جس میں مختلف رنگوں کی بالٹیاں، سیفٹی بکس، سرنج کٹرز وغیرہ شامل ہیں۔

ہسپتال کے ویسٹ کی تلفی اورآگاہی کیلئے ہیلتھ ایجوکیشن کے معلوماتی پمفلٹ اور پوسٹ بھی مہیا کئے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)

بی ایچ یو کوٹلہ سیداں ضلع جہلم میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3836: جناب شیر علی خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) بی ایچ یو کوٹلہ سیداں تحصیل پنڈ داد نخان ضلع جہلم کتنے بیڈز پر مشتمل ہے۔؟

(ب) اس بی ایچ یو میں کتنے ڈاکٹرز اور کتنے ڈسپنسرز کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) مذکورہ بی ایچ یو میں درجہ چہارم کی کل کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) کیا اس سنٹر میں ایمبولینس موجود ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 7 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 21 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) بی ایچ یو کوٹلہ سیداں، تحصیل پنڈ داد نخان ضلع جہلم دو بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ بی ایچ یو میں اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد اسامی	کل تعینات	خالی شدہ
1	ڈاکٹر	1	0	1
2	سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر	1	1	0
3	ڈسپنسر	1	0	1
4	میڈیکل ٹیکنیشن	1	1	0
5	سینٹری انسپکٹر	1	1	0
6	کمپیوٹر آپریٹر	1	1	0

7	ایل ایچ وی	1	1	0
8	مڈوائف	2	0	2

(ج) مذکورہ بالا بی ایچ یو پر درجہ چہارم کی کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) حکومتی پالیسی کے تحت بنیادی مرکز صحت پر ایمبولینس مہیا نہیں کی جاتی بہر حال قریبی دیہی مرکز صحت (RHC) للہ پر ایمبولینس موجود ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

پنجاب میڈیکل کالج اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں طبی مشینری کی تفصیلات

*3840: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میڈیکل کالج اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں مریضوں کے ٹیسٹ کے لئے کون کونسی مشینری ہے؟

(ب) موجودہ مشینری میں کون کون سی مشین کب سے بند پڑی ہے اس کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت بند مشینری کو چالو کرنے اور ان کی ضرورت کے مطابق مزید طبی مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 5 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں مریضوں کے ٹیسٹوں کیلئے مختلف اقسام کی مشینری موجود ہے تاہم اس میں سے بعض اہم مشینوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

MRI مشین ایک عدد، CT Scann مشین ایک عدد، انجیو گرافی مشین ایک عدد، الٹراساؤنڈ مشین 5 عدد، ایکسرے مشین 4 عدد، ECG مشین 4 عدد، پی سی آر ایک عدد، ای ٹی ٹی مشین ایک عدد، Colonoscope دو عدد، Linear Electric Ultra Scanner ایک عدد، (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) (i) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں جو مشینری خراب ہے اس کی مرمت ہو رہی ہے، لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) ناکارہ مشینری کو کنڈم کرنے کیلئے باقاعدہ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جو کہ قواعد وضوابط کے مطابق میٹنگز کے بعد ان کو ناکارہ قرار دے رہی ہیں جس کے بعد ان کی نیلامی کروائی جاتی ہے۔

کمیٹی مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہے۔

(i) ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (ایڈمن)، چیئرمین (ii) انچارج سروسز، ممبر

(ii) نرسنگ سپرنٹنڈنٹ، ممبر (iv) انچارج ورکشاپ، ممبر

(ج) حکومت پنجاب نے مریضوں کے ٹیسٹوں کیلئے جو مشینری مہیا کی ہے اس کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے گورنمنٹ نے ایک کروڑ 46لاکھ 30ہزار روپے کی رقم مختص کی ہے جو وقتاً فوقتاً ضرورت کے مطابق استعمال کی جاتی ہے۔

(ii) حکومت پنجاب نے بند مشینری کو چالو کرنے کیلئے ایک کروڑ 2لاکھ 41ہزار روپے کی رقم مختص کی ہے۔ ہسپتال ہذا نے بند مشینری کی مرمت اور پرزہ جات کی خریداری کے لئے آرڈر جاری کر دیئے ہیں مینوفیکچرنگ فرم کو سپیئر پارٹس باہر سے منگوانے پڑ رہے ہیں۔

(iii) حکومت پنجاب ایک نئی سی ٹی سکین اور چھ نئی ایمبولینسز کیلئے فنڈز مہیا کر رہی ہے جو کہ مستقبل قریب میں خرید لئے جائیں گے اور دس نئے ڈائلسیز یونٹس بھی مہیا کئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15دسمبر 2011)

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کا سالانہ بجٹ و دیگر تفصیلات

*3841: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کو سال 2007تا 2009کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) اس ہسپتال کو ان سالوں کے دوران کتنی رقم ادویات کی خرید کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) کیا جو رقم ان سالوں کے دوران ادویات کی خرید کے لئے فراہم کی گئی تھی وہ اس ہسپتال میں داخل ہونے والے مریضوں کی ضروریات کے مطابق تھی، اگر کم تھی، تو حکومت موجودہ سال کے دوران اس ہسپتال کو مزید فنڈز بسلسلہ خرید ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 8جولائی 2009تاریخ ترسیل 5اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کو مالی سال 07-2006کے دوران 361.985ملین روپے، مالی سال 08-2007کے دوران 307.89ملین روپے اور مالی سال 09-2008کے دوران 806.642ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) اس ہسپتال کو08۔2007 میں103.152 ملین روپے مالی سال 09۔2008 کے دوران270 ملین روپے جبکہ مالی سال10۔2009 کے دوران300 ملین روپے ادویات کی خرید کیلئے فراہم کئے گئے جبکہ ڈائلیسز کی مد میں9.600 ملین روپے کی رقم علیٰحدہ سے مختص کی گئی ہے تاکہ گردوں کے امراض میں مبتلا مریضوں کو مفت علاج کی سہولت میسر آسکے۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے الائیڈ ہسپتال، فیصل آباد کو مالی سال09۔2008 میں گزشتہ سال سے160 فیصد زائد جبکہ مالی سال10۔2009 کے دوران11 فیصد زائد رقم مریضوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ادویات کی خرید کیلئے فراہم کئے گئے ہیں اور مزید یہ کہ ڈائلیسز کی مد میں9.600 ملین روپے کی رقم علیٰحدہ سے مختص کی گئی تاکہ گردوں کے امراض میں مبتلا مریضوں کو مفت علاج کی سہولت میسر آسکے۔

(تاریخ وصولی جواب15 دسمبر2011)

سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت کی تفصیلات

*3849: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹر حضرات کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے اگر ہاں تو کس قانون کے تحت سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ پریکٹس کی وجہ سے پروفیسر حضرات صبح کے اوقات میں مریضوں کو خود چیک نہیں کرتے اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹر پرائیویٹ مریضوں کے آپریشن کے لئے سرکاری ہسپتال کے آپریشن تھیٹر استعمال کرتے ہیں اگر ہاں تو کیا ڈاکٹر ہسپتال کو آپریشن کی فیس سے کمیشن ادا کرتے ہیں؟

(تاریخ وصولی 9 جولائی2009 تاریخ ترسیل 21 جولائی2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹر حضرات کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہیں ہے تاہم پرائیویٹ مریض کو سائیڈ روم یا فیملی / پرائیویٹ وارڈز میں داخل کرنے کی اجازت ہے جو پرائیویٹ مریض کہلاتے ہیں۔ مزید براں خود مختار میڈیکل انسٹیٹیوٹس میں بمطابق سیکشن

12آف پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز ایکٹ نمبر 2003 کے تحت ان اداروں کے پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر و دیگر کنسلٹنٹس کو سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ پروفیسر حضرات صبح کے اوقات میں مختص کردہ دنوں اور اوقات کے مطابق آؤٹ ڈور میں مریضوں کو چیک کرتے ہیں اور انہیں علاج تجویز کرتے ہیں جن مریضوں کو وارڈ میں داخلے کی ضرورت ہوتی ہے انہیں وارڈ میں داخلہ بھی پروفیسر حضرات ہی تجویز کرتے ہیں۔ مزید براں پروفیسر حضرات OPD میں میڈیکل کالج کے طلباء کا باقاعدہ تدریس کا سلسلہ بھی سرانجام دیتے ہیں۔

(ج) پرائیویٹ مریض جو ہسپتال میں داخل ہوتے ہیں ان کے آپریشن سرکاری ہسپتالوں کے آپریشن تھیٹر میں کیے جاتے ہیں۔ اور بمطابق سرکاری نوٹیفکیشن SO(H&D)8-19/1989 (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) گورنمنٹ کو بل کا 45% حصہ خزانہ میں جمع کروایا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)

بحیثیت ڈی ڈی او ہیلتھ بورے والا میں تعینات آفیسرز سے متعلقہ تفصیلات

*3854: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ڈی او (ایچ) کی پوسٹ کس گریڈ کی ہے؟

(ب) ڈی ڈی او (ایچ) بورے والا کی پوسٹ پر یکم جنوری 2000 سے آج تک کتنے افراد تعینات رہ چکے ہیں؟

(ج) کتنے آفیسرز کے خلاف دوران تعیناتی بحیثیت ڈی ڈی او ہیلتھ کرپشن اور دیگر الزامات کے تحت انکوائریاں ہوئیں اور کن کن آفیسرز کے خلاف باقاعدہ ایف آئی آرز درج ہوئیں؟

(د) کتنے آفیسرز کے خلاف انکوائریوں کے بعد کیا کیا سزا دی گئی؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ ڈی ڈی او ایچ بورے والا عرصہ دس سال سے زائد اسی پوسٹ پر کام کر رہا ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے خلاف کرپشن اور زنا کے مقدمات درج ہیں، اگر ایسا ہے تو اس افسر کو بار بار اسی سیٹ پر تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 22 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈی ڈی او (صحت) کی پوسٹ گریڈ 19 کی ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل آفیسرز ڈی ڈی او صحت بورے والا تعینات رہ چکے ہیں۔

(i) ڈاکٹر مسعود نثار رانا 30-12-1999 سے 19-02-2002

(ii) ڈاکٹر محمد یعقوب 20-02-2002 سے 8-09-2008

(iii) ڈاکٹر محمد اکرم 9-09-2009 سے تاحال

(ج) ڈی ڈی او (صحت) بورے والا کی پوسٹ پر اب تک جتنے آفیسرز تعینات رہ چکے ہیں ان میں کسی پر بھی کرپشن یا دیگر کسی الزام کے تحت انکوائری نہ ہوئی ہے اور نہ ہی باقاعدہ ایف آئی آر درج ہوئی ہے۔

(د) تفصیل "ج" پر درج ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)</u>

<u>مالی سال 08-2007 اور 09-2008 پی پی 233 وہاڑی کے ہسپتالوں، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز کا سالانہ بجٹ و دیگر تفصیلات</u>

*3913: سردار خالد سلیم بھٹی: <u>کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-</u>

(الف) مالی سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران پی پی 233 وہاڑی کے ہسپتالوں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کو کتنی رقم سالانہ کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران ان ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں کو کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں اور کتنے فنڈز ہسپتال اور سینٹر وائز فراہم کئے گئے؟

(ج) کیا یہ ادویات اور فنڈز ان سینٹروں اور ہسپتالوں کی ضرورت کے مطابق تھیں اگر کم تھیں تو کیا حکومت موجودہ مالی سال میں ان کی ضروریات کے مطابق فنڈز اور ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران پی پی 233 ضلع وہاڑی میں موجود ٹی ایچ کیو ہسپتال بوریوالا اور چھ بی ایچ یو (چک نمبر 325EB، چک نمبر 148/EB، چک نمبر 305/EB، چک نمبر 455/EB، چک نمبر 495/EB اور چک نمبر 515/EB) کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سالوں کے دوران ان ہسپتالوں اور ہیلتھ سینٹروں کو فراہم کی گئی ادویات کی مالیت اور فنڈز کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ ادویات اور فنڈز ان ہسپتالوں اور سینٹروں کی ضرورت کے مطابق تھیں اور مزید اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)

نرسوں کی ٹریننگ کے لئے سیمینار و ورکشاپس کروانے کی تفصیلات

*3952: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نرسوں کی ٹریننگ کے لئے مختلف سیمینار اور ورکشاپس منعقد کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نرسوں کی بہترین ٹریننگ کے لئے بیرون ملک بھی وظائف پر نرسیں ٹریننگ لینے کے لئے جاتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نرسوں کو ان کی کارکردگی کی بنیاد پر ترقی دی جاتی ہے؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں تو مذکورہ بالا تمام معاملات پر حکومت کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 13 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) حکومت پنجاب نرسوں کی استبداد کار بڑھانے کیلئے مختلف قسم کے پروفیشنل سیمینارز اور ورکشاپس منعقد کرواتی رہتی ہے، مختلف امراض اور مریضوں کی بہتر نگہداشت کے حوالے سے کئی طرح کے ٹریننگ وریفریش کورسز بھی کروائے جاتے ہیں، (ہیپاٹائٹس، ایڈز وغیرہ)

(ب) بیرون ممالک میں اعلیٰ پروفیشنل تعلیم کے حصول کیلئے نرسز حکومتی اور ذاتی حیثیت میں جاتی ہیں، حکومتی سطح پر بی ایس سی نرسنگ، ایم ایس سی نرسنگ اور مختلف قسم کی ٹریننگ حاصل کی جاتی ہے حال ہی میں ڈینگی مرض کے علاج اور کلینکل مینجمنٹ کی تربیت کیلئے نرسوں کو بیرون ملک بھیجا گیا ہے۔

(ج) نرسز کی ترقی ان کی Seniority cum fitness کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

(د) نرسنگ کے شعبہ کی مزید ترقی کیلئے تعلیمی معیار برائے داخلہ ایف ایس سی کیا گیا ہے، بی ایس سی نرسنگ جیسے ڈگری پروگرامز پاکستان میں شروع ہو چکے ہیں، اس مقصد کیلئے پبلک پارٹنر شپ کے تحت فاطمہ میموریل ہسپتال لاہور میں یہ پروگرام شروع کیا گیا ہے، جبکہ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے کالج آف نرسنگ میں بھی یہ پروگرام کامیابی سے جاری ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)</u>

<u>صوبہ پنجاب ہیپاٹائٹس سی کے علاج کے لئے مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیلات</u>

*3955: محترمہ سیمل کامران : <u>کیا وزیر صحت</u> ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس سی کی تشخیص اور اس کے علاج کی سہولیات فراہم نہیں کی جا رہیں؟

(ب) 09-2008 اور 10-2009 کے بجٹ میں اس مرض پر قابو پانے کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا اور اس مرض پر قابو پانے کے لئے حکومت کس حکمت عملی پر عملدرآمد کر رہی ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 13 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ پنجاب کے سرکاری ہسپتال بشمول تمام ٹیچنگ اور ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کی تشخیص و علاج کی سہولیات میسر ہیں ان سہولیات میں ELISA,PCR اور LFT ٹیسٹ کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں مستحق مریضوں کے لئے ہیپاٹائٹس B اور C کے علاج کے لئے مفت ادویات فراہمی شامل ہے۔

(ب) 09-2008 میں 10 کروڑ 80 لاکھ روپے مختص کئے گئے اور 10-2009 میں 10 کروڑ ایک لاکھ 90 ہزار روپے مختص کئے گئے تھے۔ اس مرض پر قابو پانے کے لئے حکومت نے جامع حکمت عملی اپنائی ہے جس میں عوام میں مرض کی آگاہی و شعور کے لئے ٹی وی، ریڈیو

اوراخبارات کے ذریعے آگاہی مہم ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکہ جات کی فراہمی ہسپتال میں ہسپتال کے فضلہ کو ٹھکانے لگانے کے اقدامات، ہیپاٹائٹس بی اور سی کی تشخیص کیلئے سہولیات کی فراہمی ہیپاٹائٹس بی اور سی کی علاج کی سہولیات کی فراہمی جن میں مفت ادویات کی فراہمی شامل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18اکتوبر2011)

فیصل آباد کے ہسپتالوں میں ریڈی ایشن اور ایم آر آئی کی سہولت نہ ہونے کی تفصیلات

*4038: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کے الائیڈ و ڈی ایچ کیو ہسپتالوں اور جنرل ہسپتال غلام محمد آباد میں ریڈی ایشن کی سہولت موجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں میں ایم آر آئی کی سہولت بھی دستیاب نہ ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتالوں میں مذکورہ بالا سہولتیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 29 جولائی2009 تاریخ ترسیل 19اگست2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اور جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد میں ریڈی ایشن کی سہولت نہ ہے کیونکہ یہاں کینسر وارڈ نہیں ہے تاہم کینسر وارڈ، الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہے اس لئے وہاں ریڈی ایشن کی سہولت موجود ہے۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں ایم آر آئی کی سہولت دستیاب نہ ہے۔ تاہم الائیڈ ہسپتال میں ایم آر آئی کی سہولت دستیاب ہے۔

(ج) الائیڈ ہسپتال و ڈی ایچ کیو ہسپتال دونوں ٹیچنگ ہسپتال ہیں، دونوں ہسپتال پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے منسلک ہیں اس لئے جو سہولتیں ڈی ایچ کیو ہسپتال میں نہیں ہیں وہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں موجود ہیں جن مریضوں کو ریڈی ایشن اور ایم آر آئی کی ضرورت ہوتی ہے ان کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18اکتوبر2011)

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں بائی پاس کی سہولت فراہم کرنے کا مسئلہ

***4039: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) فیصل آباد انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ہارٹ سرجن کی کتنی پوسٹیں ہیں، تعینات پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسر اور سرجنوں کے نام، تاریخ تعیناتی اور انکے گریڈ کی مکمل تفصیل بیان کریں اور کتنی پوسٹیں تاحال خالی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ انسٹی ٹیوٹ میں بائی پاس کی سہولت نہ ہے؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 29 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 19 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) فیصل آباد انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ہارٹ سرجن کی مندرجہ ذیل پوسٹیں ہیں۔

پروفیسرز:۔ 05 اسسٹنٹ پروفیسرز 06

فیصل آباد انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں تعینات پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ہارٹ سرجن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ ڈاکٹر عبدالوحید، پروفیسر آف کارڈیایک سرجری، گریڈ 20 تاریخ تعیناتی 19-09-2007

2۔ ڈاکٹر محمد جاوید اقبال، اسسٹنٹ پروفیسر کارڈیالوجی، گریڈ 18 تاریخ تعیناتی 20-05-2009

3۔ ڈاکٹر حامد سعید، اسسٹنٹ پروفیسر آف کارڈیالوجی، گریڈ 18 تاریخ تعیناتی 18-02-2009

4۔ ڈاکٹر شہباز احمد، اسسٹنٹ پروفیسر آف کارڈیک سرجری، گریڈ 18 تاریخ تعیناتی 30-02-2009

5۔ ڈاکٹر ساجدہ افتخار، اسسٹنٹ پروفیسر آف انیستھیزیا، گریڈ 18، تاریخ تعیناتی 08-08-2008

فیصل آباد انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور ہارٹ سرجن کی مندرجہ ذیل پوسٹیں خالی ہیں۔

پروفیسر:۔04۔اسسٹنٹ پروفیسرز:۔02

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ج) انشاءاللہ نومبر کے آخری ہفتہ میں بائی پاس شروع ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 18اکتوبر 2011)

علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*4065: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کس کس گریڈ کی ہیں؟

(ب) ڈاکٹر کی کس کس گریڈ کی کون کون سی اسامیاں ہسپتال ہذا میں خالی پڑی ہیں؟

(ج) شعبہ گائنی، کارڈیک اور ایمرجنسی میں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) کیا حکومت ہسپتال ہذا میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں جلد از جلد پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 19 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	گریڈ	تعداد اسامی
1	20	06
2	19	10
3	18	24
4	17	52

(ب) ہسپتال ہذا میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	گریڈ	تعداد اسامی
1	20	04

2	19	04
3	18	05
4	17	09

(ج) شعبہ گائنی، کارڈیک اور ایمرجنسی میں ڈاکٹرز کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن پر کرنے کیلئے حکومت پنجاب کوشش کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

سیلف فنانس سکیم کے تحت پڑھنے والے سٹوڈنٹس کی فیس ختم کرنے کا معاملہ

*4074: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے سیلف فنانس سکیم کو اس سال سے ختم کرنے کا اعلان کیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سیلف فنانس سکیم میں پڑھنے والے سٹوڈنٹس کی فیس ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سٹوڈنٹ کو ڈاکٹر بننے کیلئے حکومت کا پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے جبکہ حکومت مذکورہ سکیم کے تحت طلباء سے پندرہ لاکھ روپے وصول کر رہی ہے کیا یہ تعلیم کے نام پر سٹوڈنٹس کے ساتھ تجارت نہیں ہے؟

(تاریخ وصولی 31 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 2 ستمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سیلف فنانس سکیم کے بحوالہ آرڈر نمبر SO(ME)E8-2/04 بتاریخ 08-07-3 ختم کر دی ہے۔

(ب) سیلف فنانس سکیم کے تحت پہلے سے داخل طلباء چونکہ اوپن میرٹ پر نہیں آئے اس لیے ان کی فیس معافی کا جواز نہیں بنتا۔ مزید براں اس سلسلہ میں عدالت عالیہ پہلے ہی ان طلباء کی رٹ پٹیشن مسترد کر چکی ہے۔ لہذا اس فیصلہ کی روشنی میں ایسے طلباء اپنی داخلہ شرائط کے مطابق فیس دینے کے پابند ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے نوٹیفکیشن کے مطابق پرائیویٹ میڈیکل کالج سرکاری میڈیکل کالجوں کے مقابلے میں کم تر سہولیات کے

باوجود پانچ لاکھ فیس لے رہے ہیں جس کے مقابلے میں سرکاری میڈیکل کالجز کی فیس تقریباً اڑھائی لاکھ سالانہ تھی اس طرح 2008 تک داخل ہونے والے طلباء کی فیس کافی حد تک Subsidized تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)

پنجاب رورل سپورٹ پروگرام کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹرز کو مستقل کرنے کی تفصیلات

*4107: میاں شفیع محمد: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ڈاکٹر حضرات کو مستقل کر دیاہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ پنجاب رورل سپورٹ پروگرام (پی آر ایس پی) کے انڈر کام کرنے والے ڈاکٹرز کو بھی مستقل کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزو(ب) کا جواب نفی میں ہے تو حکومت (پی آر ایس پی) میں کام کرنے والے ڈاکٹر حضرات کو کب تک مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 6 اگست 2009 تاریخ ترسیل 2 ستمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ صحت، حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے تمام میڈیکل آفیسرز کو مستقل کر دیاہے۔

(ب) محکمہ صحت نے پنجاب رورل ہیلتھ سپورٹ پروگرام کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹرز کو مستقل کرنے کیلئے سمری حکام اعلیٰ کو بھجوائی تھی جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک چھ رکنی کمیٹی زیر صدارت خواجہ محمد آصف ایم این اے تشکیل دی ہے۔ جونہی کمیٹی کی سفارشات موصول ہوں گی ان پر عمل کیا جائے گا۔

(ج) تفصیل جزو"ب" میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)

آر ایچ سی میانی ضلع سرگودھا میں وویمن گائناکالوجسٹ کی تعیناتی کا مسئلہ

*4133: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ آر ایچ سی میانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں وویمن میڈیکل آفیسر خاص کر گائناکالوجسٹ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گائناکالوجسٹ نہ ہونے کی وجہ سے اس حلقہ کی خواتین کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ہسپتال میں جلد از جلد گائناکالوجسٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 اگست 2009 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) آر ایچ سی میانی ضلع سرگودھا میں گائناکالوجسٹ کی سیٹ نہ ہے تاہم وویمن میڈیکل آفیسر کی سیٹ ہے اور وویمن میڈیکل آفیسر تعینات ہے۔

(ب) پنجاب کے کسی بھی آر ایچ سی میں گائناکالوجسٹ کی سیٹ منظور نہ ہے اس وجہ سے آر ایچ سی میانی پر بھی گائناکالوجسٹ کو تعینات نہیں کیا جا سکتا۔

(ج) آر ایچ سی میانی میں گائناکالوجسٹ کی سیٹ منظور نہ ہے لہذا وہاں پر گائناکالوجسٹ تعینات نہیں کی جا سکتی۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

سروسز ہسپتال، میو ہسپتال کے لئے خریدی گئی ادویات کی تفصیلات

*4142: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ صحت میں ادویات خریدنے کا کوئی طریقہ کار طے کیا گیا ہے اگر ہاں تو وہ کیا ہے؟

(ب) کیا پنجاب کے ہسپتالوں کو بھی ادویات خریدنے کی اجازت ہے اگر ہاں تو وہ کس طرح؟

(ج) کیا پنجاب کے تمام ہسپتالوں کے لئے ادویات خریدنے کے لئے علیحدہ رقم مختص کی جاتی ہے؟

(د) سال 08-2007 اور 09-2008 میں سروسز ہسپتال اور میو ہسپتال لاہور میں کتنی رقم کی ادویات خریدی گئیں؟

(تاریخ وصولی 18 اگست 2009 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! محکمہ صحت ادویات خریدنے کیلئے پنجاب پرچیز مینول میں وضع کردہ طریقہ کار اور قوانین پر سختی سے کاربند رہتے ہوئے ریٹ / رننگ کنٹریکٹ کرتا ہے طریقہ کار کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! پنجاب کے ہسپتالوں کو بھی ادویات خریدنے کی اجازت ہے پنجاب کے ہسپتال محکمہ صحت کے ریٹ / رننگ کنٹریکٹ میں منظور کردہ ریٹس کے مطابق متعلقہ فرمز کو پنجاب پرچیز مینول کے قوانین کی پیروی کرتے ہوئے پرچیز آرڈر ایشو کرتے ہیں اور ادویات خریدتے ہیں۔

مزید برآں پنجاب کے ہسپتال مریضوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر مطلوبہ ادویات بذریعہ لوکل پرچیز لوکل کنٹریکٹر سے خرید لیتے ہیں، اور وہ ادویات جن کی ضرورت زیادہ مقدار میں ہو اور محکمہ صحت کے ریٹ / رننگ کنٹریکٹ میں شامل نہ ہوں خریدنے کیلئے اپنی سطح پر پنجاب پرچیز مینول کی پیروی کرتے ہوئے ریٹ کنٹریکٹ کرتے ہیں اور ادویات خریدتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! پنجاب گورنمنٹ کے زیر انتظام تمام ہسپتالوں کیلئے ادویات خریدنے کیلئے علیحٰدہ علیحٰدہ سے بجٹ مختص کیا جاتا ہے۔

(د) سروسز ہسپتال لاہور میں سال 08-2007 میں مبلغ (Rs.161349533) کی ادویات خریدی گئیں اور سال 09-2008 میں مبلغ (Rs.287298439) کی ادویات خریدی گئی ہیں۔

میو ہسپتال لاہور میں سال 08-2007 میں مبلغ 283105000/- روپے کی ادویات خریدی گئیں اور سال 09-2008 میں 330325,000/- روپے کی ادویات خریدی گئیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)</u>

ضلع راولپنڈی، لاہور، ملتان میں منشیات کے شکار لوگوں کے لئے ہسپتال بنانے کا مسئلہ

*4143: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

کیا حکومت ضلع راولپنڈی، لاہور اور ملتان میں منشیات کے شکار لوگوں کے علاج کے لئے کوئی علیٰحدہ ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 18 اگست 2009 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

اس وقت راولپنڈی، لاہور اور ملتان کے تدریسی ہسپتالوں میں منشیات کے شکار / نفسیاتی مریضوں کیلئے علیٰحدہ شعبہ جات قائم ہیں جہاں منشیات کے شکار لوگوں کیلئے خاطر خواہ انتظامات موجود ہیں، اس کے علاوہ محکمہ سوشل ویلفیئر نے تدریسی ہسپتالوں میں میڈیکل سوشل ویلفیئر آفیسر تعینات کیا ہوا ہے جس کا مقصد منشیات کے شکار لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولیات بہم پہنچانا ہے ان سہولیات کی موجودگی میں منشیات کے شکار لوگوں کیلئے علیٰحدہ ہسپتال بنانے کی سکیم زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

چیچہ وطنی (ساہیوال) کے دیہات میں گیسٹرو کی وبائی تفصیلات

*4150: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 17-اگست 2009 کو چیچہ وطنی (ساہیوال) کے نواحی چک 14/31 ایل میں گیسٹرو کی وبا پھیلنے سے دو ہزار کے قریب افراد پیٹ اور دیگر بیماریوں میں مبتلا ہو گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت کی ٹیم نے دو خواتین کو ویکسین پلائی اور اس کے فوراً بعد یہ دونوں خواتین وفات پا گئیں؟

(ج) کیا حکومت اس واقعہ کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2009 تاریخ ترسیل 8 ستمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) اصل صورتحال یوں ہے کہ چک نمبر 14L / 31 میں مورخہ 09-08-8 کو گیسٹرو کے چند کیس سامنے آئے تھے جن کی اطلاع محکمہ صحت کو دی گئی تھی۔ محکمہ صحت نے فوری طور پر مؤثر اقدامات کرتے ہوئے، صورت حال پر قابو پالیا EDO(H) اور DO(H) کی زیر نگرانی فوری طور پر متعلقہ گاؤں میں کیمپ لگایا گیا جس کا انچارج میڈیکل آفیسر بی ایچ یو 14L / 28 کو بنایا گیا۔ مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولیات موقع پر فراہم کی گئیں اور مرض کو وبائی شکل میں پھیلنے سے روکنے کیلئے تمام ممکنہ اقدامات کئے گئے جس سے مرض صرف چک نمبر 14L / 31 تک محدود رہا۔

(ب) یہ درست نہ ہے متعلقہ دونوں خواتین مورخہ 09-08-10 کو فوت ہوئی تھی جبکہ انہیں کوئی ویکسین نہیں دی گئی تھی۔ وفات کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) نوراں بی بی زوجہ اللہ دتہ نے دو دن تک کوئی دوائی نہ لی اس کے بعد وہ میاں چنوں پرائیویٹ ہسپتال لے گئے وہاں کے ڈاکٹر صاحب نے حالت خراب ہونے کی وجہ سے نشتر ہسپتال ملتان ریفر کر دیا جہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ وفات پا گئی۔

(ii) مافیہ بی بی دختر امیر علی عمر 13 سال کو Gastro کی شکایت 10 اور 11 اگست کی درمیانی شب کو ہوئی لیکن اس نے کسی ڈاکٹر سے رجوع کیا نہ کوئی علاج معالجہ کروایا مورخہ 09-08-11 کو وفات پا گئی۔

مذکورہ بالا دونوں خواتین نے کوئی ویکسین استعمال نہ کی تھی۔

(ج) محکمہ صحت کے بروقت اقدامات کی وجہ سے گیسٹرو کے مرض پر فوری طور پر قابو پالیا گیا تھا اور ان اقدامات کے نتیجے میں مزید کوئی وفات نہ ہوئی۔ جس کی رپورٹ محکمہ صحت کی زیر نگرانی EDO(H) اور DO(H) نے تمام متعلقہ محکموں کو کر دی تھی۔ مرض وبائی شکل اختیار نہ کر سکا۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مارچ 2010)

ای ڈی او ہیلتھ کے آفس لاہور میں قومی خزانے کو نقصان پہنچانے کی تفصیلات

*4158: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت لاہور ای ڈی او آفس کے لئے 16 لاکھ روپے فی جنریٹر Generator کے حساب سے 8 جنریٹر خریدے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مارکیٹ میں مذکورہ جنریٹر کی قیمت 8 لاکھ روپے ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جنریٹر بائیو ٹیک نامی کمپنی سے خریدے گئے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا خریداری کے لئے باقاعدہ ٹینڈر کال کئے گئے تھے اگر ہاں تو جس جس کمپنی نے ٹینڈر دیئے، ان کے نام اور ریٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ہ) مذکورہ بے ضابطگی اور قومی خزانے کو نقصان پہنچانے والے اہلکاران اور افسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2008 تاریخ ترسیل 8 ستمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست نہ ہے کہ دفتر ہذا نے 8 عدد جنریٹر Health facilities کیلئے 16 لاکھ روپے مالیت کے حساب سے خریدے تھے بلکہ دفتر ہذا نے اپنی مطلوبہ Health facilities کیلئے 9 عدد جنریٹر خریدے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(i)	30KVA	6 عدد	13 لاکھ روپے
(ii)	50KVA	1 عدد	15 لاکھ روپے
(iii)	100KVA	2 عدد	20 لاکھ روپے

(ب) مذکورہ بالا جنریٹرز کی قیمت مارکیٹ میں متفرق ہے۔

(ج) جی نہیں یہ جنریٹر M/s Creative نامی کمپنی سے خریدے گئے۔

(د) جی ہاں! جنریٹروں کی خریداری کے لیے باقاعدہ ٹینڈر کال کئے گئے تھے اور جن کمپنیوں نے ٹینڈر میں حصہ لیا تھا ان کے نام اور ریٹ کی Comparative statement ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) متعلقہ آفیسر کے خلاف ریگولر انکوائری محکمہ صحت میں جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 دسمبر 2011)

ضلع قصور۔ میڈیکل سٹورز پر نشہ آور ادویات کی فروخت کی تفصیلات

*4338: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں اکثر میڈیکل سٹورز پر سر عام نشہ آور دوائیاں فروخت ہو رہی ہیں اور متعلقہ انتظامیہ خاموش ہے؟

(ب) کیامتعلقہ انتظامیہ مذکورہ مسئلے کو فوری حل کرنے کاارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 9 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈرگ ایکٹ 1976 اورڈرگ رولز 2007 کے تحت نشہ آور ادویات کی فروخت مستند ڈاکٹر کے نسخہ کے بغیر ممنوع ہے۔ ضلع قصور میں تعینات ڈرگ انسپکٹر میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کے دوران ادویات کی خرید وفروخت کا تمام ریکارڈ باقاعدگی سے چیک کرتے ہیں اور ادویات غیر قانونی خرید وفروخت میں ملوث میڈیکل سٹورز مالکان کے خلاف ضروری کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔

(ب) محکمہ صحت ڈاکٹر نسخہ کے بغیر نشہ آور ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کر رہاہے،اس سلسلہ میں 2009ء کے دوران ضلع قصور میں ڈرگ انسپکٹروں نے نشہ آور ادویات کی غیر قانونی فروخت میں ملوث (156) میڈیکل سٹوروں کے چالان کر کے متعلقہ عدالتوں میں بجھوائے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

لاہور شہر اور ضلع قصور میں ضلعی فوڈ سکواڈز کے چھاپوں کی تفصیلات

*4339: شیخ علاؤالدین: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور شہر اور ضلع قصور میں ضلعی فوڈ سکواڈ نے جنوری 2009 سے آج تک کتنی مشروب ساز ودیگر فیکٹریوں پر چھاپے مارے کتنی فیکٹریوں، دکانوں کوملاوٹ کرنے کی وجہ سے جرمانے کئے گئےاور کتنی مشروب ساز فیکٹریوں کو سیل کیاگیا؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ ضلعی فوڈ سکواڈز کے مشروب ساز فیکٹریوں اور مختلف خوردنی اشیاء کی دکانوں پر چھاپوں کے باوجود ملاوٹ کرنے والوں پر کنٹرول نہیں کیا جاسکا،اسکی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیاحکومت ملاوٹ کرنے والی فیکٹریوں کے مالکان کے خلاف سخت سزا کی پالیسی بنانے کو تیار ہے تاکہ معصوم لوگوں کو ملاوٹ شدہ اشیاء کھانے سے بچایا جاسکے ؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 9 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) لاہور کی ضلعی فوڈ سکواڈ نے جنوری 2009 سے آج تک ملاوٹی اشیائے خوردونوش تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف 382 اسپیشل فوڈ ریڈز کیں جن کے دوران ان کی اشیاء خوردنوش کے نمونہ جات حاصل کرکے فوڈ لیبارٹری کو تجزیہ کیلئے ارسال کئے گئے اور جو نمونہ جات معیار پر پورا نہ اتر سکے ان کے خلاف کیس تیار کرکے متعلقہ عدالتوں کو مزید قانونی کارروائی کے لئے ارسال کردیئے گئے اس کے علاوہ فوڈ سے متعلقہ 100 اداراجات کو اشیائے خوردنوش کا معیار برقرار نہ رکھنے پر سیل کردیا اور عدالتوں میں ارسال کئے گئے کیسز پر عدالتوں نے سال 2011 میں 10 لاکھ 75 ہزار 40 روپے جرمانہ کیا اس کے علاوہ صحت وصفائی کا معیار برقرار نہ رکھنے پر ضلعی فوڈ سکواڈ لاہور نے PLGO,2005 کے تحت سال 2011 میں موقع پر 26 لاکھ 75 ہزار 5 سو روپے جرمانہ ادا کیا۔

ضلع قصور میں محکمہ صحت نے جنوری 2009 سے اب تک 796 مشروبات حاصل کئے جن میں سے 610 سیمپلز فیل ہوئے اور 86 سیمپل پاس ہوئے اور کل مشروبات ساز فیکٹریوں میں 128 چھاپے مارے گئے، 364 مشروب فروش دکانوں پر چھاپے مارے گئے جنوری 2009ء سے تاحال کسی مشروبات ساز فیکٹری کو سیل نہیں کیا گیا۔

(ب) ضلعی فوڈ سکواڈ مشروب ساز فیکٹریوں اور مختلف خوردنی اشیاء کی دکانوں پر چھاپوں کے ذریعے چیزوں کے نمونے حاصل کرکے لیبارٹری ٹیسٹ کیلئے بھیجتے ہیں ان چھاپوں کے ذریعے ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کافی حد تک کنٹرول پانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

(ج) پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کی سیکشن 2 سب سیکشن 15 اور سیکشن 15 کے تحت لوکل گورنمنٹ کی یہ

ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے علاقے میں بننے اور فروخت ہونے والی تمام خوراک کی ملاوٹ سے پاک فراہمی کو یقینی بنائے۔

جہاں تک سخت سے سخت سزاؤں کا تعلق ہے تو اس پر عمل درآمد کیلئے فوڈ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے جس میں قانون کی بالادستی کیلئے اس معزز ایوان نے فوڈ سیفٹی اینڈ سٹینڈرڈ ایکٹ 2011 کو منظور کیا ہے جس میں سخت سے سخت سزاؤں کا قانون رکھا گیا ہے تاکہ عوام الناس کو ملاوٹ سے پاک اشیائے خوردونوش فراہم کرائی جاسکیں۔

(تاریخ وصولی جواب 17 دسمبر 2011)

پی پی 125 موضع ہندل میں ڈسپنسری کے قیام کا مسئلہ

*4428: چودھری طاہر محمود ہندلی ایڈووکیٹ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے سال حلقہ 125 موضع ہندل سیالکوٹ میں ڈسپنسری کیلئے رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسپنسری کے لئے دو کنال زمین بھی فراہم کر دی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ بالا ڈسپنسری کب تک تعمیر کر دی جائے گی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 23 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 3 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) غیر متعلقہ ہے کیونکہ جزو "الف" اور "ب" کا جواب اثبات میں نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)

ایس ایس پی کے تحت سلیکٹ نہ ہونے والے ڈاکٹرز کو بھرتی کرنے کی تفصیلات

*4443: جناب ذوالفقار علی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میڈیکل کالجز کی ایس ایس پی کے تحت جو ڈاکٹر سلیکٹ نہیں ہو سکے، وہ اوور ایج ہو چکے ہیں، اب وہ کسی بھی سرکاری جاب کے لئے Apply نہیں کر سکتے؟

(ب) کیا حکومت ایسے ڈاکٹرز کو صوبہ میں خالی میڈیکل آفیسر کی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 16 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 17 نومبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جنرل سپیشلسٹ اینڈ مسلینیس سروسز رولز 1981 کے نوٹیفکیشن نمبر SOR-III-I-30 بتاریخ 1995-08-2 کے مطابق میڈیکل آفیسر کی تقرری کیلئے عمر کی حد 22 سال تا 35 سال ہے اور اس کے علاوہ سرکلر نمبر

SOR-I(S&GAD)9-36/08 مورخہ 06-11-4 کے تحت پانچ سال عمر میں رعائیت دی گئی ہے۔مزید رعائیت کی گنجائش نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)

راولپنڈی ڈویژن، ٹیلی میڈیسن کے منصوبے کی تفصیلات

*4484: انجینیر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا محکمہ صحت راولپنڈی ڈویژن میں ٹیلی میڈیسن کے کسی منصوبے پر کام کر رہا ہے اگر ہاں تو ایسے مراکز کی کل کتنی تعداد ہے اور وہ کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ان مراکز پر مریضوں کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں اوران مراکز کے آغاز سے اب تک کتنے لوگ ان سے مستفید ہوئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 26 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 24 نومبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پاکستان بھر میں اس وقت 17 علاقوں میں ٹیلی میڈیسن صحت کے متعلقہ شعبہ جات کی ضروریات کو پورا کر رہا ہے ہولی فیملی کے ساتھ 5 ادارے DHQ Hospital Attock, THQ Hospital ,Pindi Gheb, District Attock, Aziz Bhatti Shaheed Hospital ,Gujrat,DHQ Hospital,Khushad & DHQ Hospital,Dera Ismail Khan منسوب ہیں جن کی صحت کی ضرورویات کو ہولی فیملی ہسپتال ٹیلی میڈیسن کی مدد سے پورا کر رہا ہے۔2009 میں آئی ڈی پیز (دہشت گردی سے متاثرہ) کیلئے بھی ٹیلی میڈیسن نے کافی کام کیا ہے اور ٹیلی میڈیسن کی تیار کردہ گاڑی جس میں مریضوں کے معائنہ کی ہر قسم کی سہولت موجود ہے، کی مدد سے ان کے گھروں میں اور خیموں میں صحت کی سہولت دی۔

2010 کے سیلاب میں ٹیلی میڈیسن نے کافی کام کیا اور دور دراز علاقوں میں جہاں سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے لوگوں تک ڈاکٹرز کی ٹیم نہیں جا سکی وہاں پر میڈیسن سے ان کی کمی کو پورا کیا اور 3593 مریضوں کو راجن پور اور ڈی جی خان میں سہولیات بہم پہنچائیں۔

(ب) ٹیلی میڈیسن ہولی فیملی ہسپتال کے سرجیکل یونٹ-II میں 2005 سے پروفیسر آصف ظفر ملک کی زیر نگرانی (T.E.T.C) کے نام سے مریضوں کو صحت کی سہولت دے رہا ہے۔

2005 کے زلزلے میں ٹیلی میڈیسن نے کافی کام کیا اور مریضوں کو ان کے علاقہ میں صحت کی ضروریات فراہم کیں اس کے علاوہ 100 سے زائد لوگوں کو صحت کے طور طریقے سکھائے۔ 2008 میں اس منصوبے کی کامیابی اور مریضوں کو دور دراز علاقوں میں اچھی اور کامیاب صحت کی سہولیات فراہم کرنے کی وجہ سے محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تعاون سے ہولی فیملی میں دوبارہ ٹیلی میڈیسن کا منصوبہ (M.O.I.T) کے نام سے شروع کیا اور آج تک کامیابی کے ساتھ 7745 مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کر چکا ہے جس میں میڈیسن کے 211، دل کے 84، ہڈی و جوڑ کے 708، جلد کے 1700، ناک، کان، گلہ کے 2039، بچوں کے 110، جنرل سرجری کے 94، زچہ بچہ کے 272، دماغ کے 39، جلے کے 13، X-ray کے 668، گردہ اور مثانہ کے 29، الٹراساؤنڈ کے 1549، خون کی بیماری کے 6 اور ذہنی امراض کے 9 مریض شامل ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 دسمبر 2011)

ضلع بہاولپور میں ہسپتالوں، آر ایچ سیز، بی ایچ یوز کی تفصیلات

*4485: جناب ذوالفقار علی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاول پور میں کل کتنے ہسپتال، RHCs اور بی ایچ یوز ہیں؟

(ب) ان کے لئے مالی سال 10-2009 کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بی وی ہسپتال کیلئے مختص رقم انتہائی کم ہے؟

(د) کیا حکومت اس ہسپتال کیلئے مزید فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 26 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 24 نومبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع بہاولپور میں ایک ٹیچنگ ہسپتال، چار تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، دس RHCs اور 71 BHUs ہیں۔

(ب) مالی سال 10-2009ء کے دوران ان ہسپتالوں کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	تفصیل رقم
1	BV ہسپتال، بہاولپور	1 ارب، 32 کروڑ، 11 لاکھ، 11 ہزار 7 سو روپے

2	THQہسپتال	3کروڑ68لاکھ3ہزارروپے
3	RHCsہسپتال	2کروڑ،63لاکھ،49ہزار،9سوروپے
4	BHUsہسپتال	3کروڑ،8لاکھ،89ہزارروپے

(ج) بی وی ہسپتال کے لئے10-2009کے دوران1ارب،32کروڑ،11لاکھ،11ہزار 7سوروپے مختص کئے گئے ہیں، جوکہ ہسپتال کی ضروریات کیلئے کافی ہیں۔

(د) جب بھی بی وی ہسپتال کے لئے مزید فنڈز کی ضرورت ہوئی تو حکومت مہیا کرے گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب18اکتوبر2011)</u>

لاہور مقصود احمد ملک

19دسمبر2011 سیکرٹری

بروز بدھ مورخہ 21 دسمبر 2011 محکمہ صحت کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	ڈاکٹر سامیہ امجد	3686-1170
2	جناب محمد نوید انجم	2279-2278
3	محترمہ نگہت ناصر شیخ	2512-2509
4	محترمہ عارفہ خالد پرویز	2519
5	رانا آصف محمود	4065-2999
6	چودھری محمد اسد اللہ	3410-3409
7	جناب شیر علی خان	3836
8	خواجہ محمد اسلام	3841-3840
9	محترمہ آمنہ الفت	3849
10	سردار خالد سلیم بھٹی	3913-3854
11	محترمہ سیمل کامران	3955-3952
12	محترمہ رفعت سلطانہ ڈار	4039-4038
13	محترمہ خدیجہ عمر	4158-4074
14	میاں شفیع محمد	4107
15	محترمہ زوبیہ رباب ملک	4133
16	محترمہ طلعت یعقوب	4143-4142
17	جناب محمد حفیظ اختر چودھری	4150
18	شیخ علاؤالدین	4339-4338
19	چودھری طاہر محمود ہندلی ایڈووکیٹ	4428
20	جناب ذوالفقار علی	4485-4443
21	انجینیر قمرالاسلام راجہ	4484